احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 13 نومبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 13 نومبر 2014ء 19 محرم 1436 ہجری 13 نبوت 1393 ھش جلد 64-99 نمبر 256

تب اس کو پاوے

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے ۔ کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
جو مرتا ہے وہی زندوں میں جاوے ۔ جو جلتا ہے وہی مردے جلاوے
ثمر ہے دُور کا کب غیر کھاوے ۔ چلو اُوپر کو وہ نیچے نہ آوے

(درثمین)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

''بیعت کی تیسری شرط میں بیان ہوا ہے کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا۔''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 401)

''مومن ہونے کے لئے دوسری اہم شرط نمازوں کا قیام ہے۔ نمازوں کا قیام یہ ہے کہ ایک توجہ کے ساتھ اپنی نمازوں کی نگرانی رکھنا، ان میں باقاعدگی اختیار کرنا کیونکہ اگر نمازوں میں باقاعدگی نہیں ہے، کبھی پڑھی، کبھی نہ پڑھی، کبھی نیند آرہی ہے تو عشاء کی نماز ضائع ہوگئی اور بغیر پڑھے سو گئے، کبھی گہری نیند سو رہے ہیں تو فجر کی نماز پر آنکھ نہ کھلی۔ بعض لوگ نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر وقت پر آنکھ نہیں کھلی تو جب بھی آنکھ کھلے فجر کی نماز پڑھنی چاہئے۔ سورج نکلے پڑھیں گے تو گھر والوں کے سامنے بھی شرمندگی ہوگی یا اپنے آپ کو احساس ہوگا اور ضمیر ملامت کرے گا اتنی دیر سے نماز پڑھ رہا ہوں اور پھر اگلے دن احساس سے ایک مومن وقت پر اٹھنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر کام کرنے والے ہیں، کام کی وجہ سے ظہر اور عصر کی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن تو وہ لوگ ہیں جو نمازوں کا قیام کرتے ہیں اور قیام کس طرح کرتے ہیں علٰی صلاتھم دائمون۔ (المعارج 24) اپنی نمازوں پر ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔ اس میں باقاعدگی رکھتے ہیں، یہ نہیں کہ کبھی ضائع ہوگئی تو کوئی حرج نہیں بلکہ آگے فرمایا کہ علٰی صلاتھم یحافظون (المعارج 35) نماز کی حفاظت پر کمربستہ رہتے ہیں۔ انسان جتنی کسی عزیز چیز کی حفاظت کرتا ہے وہ نمازوں کی حفاظت عزیز ترین شئے سے بھی زیادہ کرتے ہیں۔ ایک مومن نمازوں کی حفاظت اس سے بھی زیادہ توجہ سے کرتا ہے۔ اگر نماز ضائع ہو جائے تو بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ حالت ہوگی تو تب ایمان میں مضبوطی آئے گی۔ پھر باقاعدہ نماز پڑھنا ہی کافی نہیں بلکہ ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین ...... (النساء 104) یقیناً نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر ادا کرنا ضروری ہے اور حقیقی مومن وہ ہے جو نماز وقت پر ادا نہ ہو سکے تو بے چین ہو جاتے ہیں۔''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 288)

''نماز ہی ہے جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اقیموا الصلوٰۃ (النور 57) کا بھی حکم ہے پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکرگزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہو گے۔ پھر شکرگزاری نہیں ناشکرگزاری ہوگی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے بلکہ مومنوں کے لئے بھی پس یہ انتباہ ہر اس شخص کے لئے ہے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ یَعبدوننی (سورۃ نور، آیت 56) یعنی میری عبادت کرو اس پر عمل کرنا ہوگا۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ کے اس انعام کا جو خلافت کی صورت میں جاری ہے فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔''

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 151)

معصیت کا داغ

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''اگر کوئی بیمار ہو جاوے خواہ اس کی بیماری چھوٹی ہو یا بڑی، اگر اس بیماری کے لئے دوا نہ کی جاوے اور علاج کے لئے دکھ نہ اٹھایا جاوے، بیمار اچھا نہیں ہو سکتا۔ ایک سیاہ داغ منہ پر نکل کر ایک بڑا فکر پیدا کر دیتا ہے کہ کہیں یہ داغ بڑھتا بڑھتا کُل منہ کو کالا نہ کر دے۔ اسی طرح معصیت کا بھی ایک سیاہ داغ دل پر ہوتا ہے۔ صغائر یعنی چھوٹے گناہ سہل انگاری سے کبائر یعنی بڑے گناہ ہو جاتے ہیں۔ صغائر وہی داغ چھوٹا ہے جو بڑھ کر آخر کار کُل منہ کو سیاہ کر دیتا ہے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 7)

(فیصلہ جات مجلس مشاورت 2014ء
مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اعلان سال نو تحریک جدید اور احباب جماعت کا والہانہ لبیک

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 نومبر 2014ء کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمادیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی پاکستان کو تحریک جدید کی مالی قربانی کے میدان میں اوّل آنے کی توفیق ملی۔ تمام اہل پاکستان کو دلی مبارکباد پیش خدمت ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعلان کے معاً بعد دفتر وکالت مال اوّل تحریک جدید کھول دیا گیا اور کثرت سے احباب جماعت نے دفتر آکر مسابقت فی الخیرات کا جذبہ دکھاتے ہوئے اپنے چندہ تحریک جدید کی ادائیگیوں کا آغاز کیا۔ اسی طرح محلّہ جات ربوہ اور بیرون ربوہ اضلاع میں بھی احباب نے بھرپور طریقہ سے لبیک کہتے ہوئے اپنے چندوں کی ادائیگیاں کیں۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کی قربانیاں قبول فرمائے۔ تمام احباب جماعت سے گزارش ہے کہ جلد از جلد تحریک جدید کے نئے سال کے وعدہ جات سیکرٹریان تحریک جدید کو لکھوا دیں اور تدریجاً ادائیگی جاری رکھیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک ربوہ پاکستان)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 26 ستمبر 2014ء

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: بیت الذکر مریم گالوے (Galway)، آئرلینڈ۔

س: خطبہ جمعہ کے آغاز میں کن آیات کی تلاوت کی گئی؟

س: ''اللہ کی (بیوت الذکر) تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اللہ کے سوا کسی سے خوف نہ کھائے۔ پس قریب ہے کہ یہ لوگ کامیابی کی طرف لے جائے جائیں۔'' (التوبہ:18)

س: حضور انور نے بیوت الذکر کی تعمیر کا مقصد اور اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! یہ (بیوت الذکر) تو اس خدا کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں جو رب العالمین ہے جس نے تمام زمانوں کے انسانوں کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ جس نے ماضی میں بھی ہر قوم کی مادی اور روحانی ترقی کے لئے اپنی ربوبیت کا اظہار کیا۔ آج بھی اپنی ربوبیت سے دنیا کو فیض یاب کر رہا ہے اور جو آئندہ بھی ہمیشہ نوازتا چلا جائے گا۔ اس کی ربوبیت کسی خاص قوم کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تمام جہانوں اور تمام مخلوق کے لئے ہے۔

س: بیوت الذکر کے قیام کی غرض کیا ہے؟

ج: فرمایا! بیوت الذکر اس بات کا اعلان کرنے کے لئے ہم تعمیر کرتے ہیں کہ دنیا کے فسادوں کو دور کرنے کیلئے (دین حق) کی اس خوبصورت تعلیم پر غور کرو جو محبت پیار صلح اور امن کا پیغام دیتی ہے۔ یہ بیوت الذکر اس بات کے اعلان کے لئے ہیں کہ دنیا کو محبت پیار اور بھائی چارے کی ضرورت ہے نہ کہ جنگ و جدل کی نہ کہ تلوار اور توپ کی۔ یہ بیت الذکر جو ہم تعمیر کرتے ہیں اس بات کا اعلان کرتی ہیں کہ اس بیت الذکر میں آنے والے کا دل ہر قسم کے ظلموں اور حقوق غصب کرنے کے خیالات سے پاک ہے۔ یہ ہماری (بیوت الذکر) اس بات کا نشان اور مرکز ہیں کہ یہاں آنے والے دوسروں کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والے ہیں۔ یہ بیوت الذکر جو ہم تعمیر کرتے ہیں یہ اس بات کا اعلان ہیں کہ مذہبی آزادی کا سب سے بڑا علمبردار (دین حق) ہے اور اس کے اظہار کے لئے ہماری (بیوت الذکر) کے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے ہیں۔ ہر شخص جو ایک خدا کی عبادت کرتا ہے اسے (بیت الذکر) میں عبادت کرنے میں کوئی روک نہیں۔ قطع نظر اس کے کہ وہ (مومن) ہے یا غیر (مومن)۔ ہماری بیوت الذکر ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ مومن کے ایمان کا حصہ ملک سے وفاداری بھی ہے۔ ایک مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے ملک وقوم کا وفادار نہ ہو۔

س: احمدیہ بیوت الذکر کا طرۂ امتیاز کیا ہے؟

ج: فرمایا! ایک عام آدمی سے لے کر بڑے بڑے لیڈر اور سیاستدان جب دیکھتے ہیں کہ جماعت ہے جو محبت پیار صلح اور امن کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ اور ہماری بیوت الذکر میں صرف امن اور صلح کی بات کی جاتی ہے اور محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے نعرے بلند کئے جاتے ہیں۔ یقیناً یہ باتیں اپنی طرف توجہ کھینچتی ہیں۔ لوگوں کو تجسس پیدا ہوتا ہے پھر یہ تجسس آجکل کے جدید میڈیا یا انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی طرف مائل کرتا ہے۔

س: ڈبلن پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! ڈبلن پارلیمنٹ میں جانے کا اتفاق ہوا۔ کچھ ممبران پارلیمنٹ سے ملنے کا بھی موقع ملا۔ ایک ان میں سے کہنے لگے کہ جماعت احمدیہ جس طرح انسانیت کی قدریں قائم کرنے کے لئے اور امن کے قیام کے لئے کوشش کرتی ہے وہ دوسروں میں نظر نہیں آتیں اور یہ معلومات جماعت کے بارے میں بڑی گہرائی میں جا کر میں نے لی ہیں۔ اور کہنے لگے کہ یہ سب معلومات لے کر میں اس بات کا خواہش مند ہوں کہ اب جماعت احمدیہ ڈبلن میں بھی جلد (بیت الذکر) بنائے تا کہ یہ محبت اور اعلیٰ قدروں کا پیغام اس شہر میں بھی پھیلے جو میرا شہر ہے۔

س: اللہ تعالیٰ کی محبت ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کے احکام پر عمل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ یہ نہیں کہ اپنے کام کے بہانے کر کے نمازوں کو انسان بھول جائے۔ مالی مفاد کا فائدہ اٹھانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لے۔ یہ کام کرتے وقت انسان کو سوچنا چاہئے کہ میری محبت خدا تعالیٰ سے زیادہ ہے یا دنیاوی مفادات سے؟

س: حضور انور نے ہمیں کس بات میں اپنے جائزے لینے کی تاکید فرمائی؟

ج: فرمایا! ہمیں جائزے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نمازوں کا حق ادا کر کے نمازیں پڑھتے ہیں۔ بہت سے ایسے ہیں جن کے جواب یہ ہیں کہ تین نمازیں یا چار نمازیں پڑھتے ہیں۔ پھر بہت سے ایسے ہیں جو نماز کی ادائیگی میں اتنی جلدی کرتے ہیں کہ جیسے ایک بوجھ گلے سے اتار رہے ہوں۔ نماز جو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے اور اس سے محبت کا اظہار کا ذریعہ ہے۔ اگر اس کی ادائیگی ہم سنوار کر نہیں کر رہے تو محبت کے تقاضے ہم پورے نہیں کر رہے۔

س: قرآنی احکام کی نافرمانی کرنے والوں کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں؟

ج: قرآن کریم نے بے شمار احکام دیئے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ لکھا ہے کہ یہ سات سو حکم ہیں۔ اور جو ان کو نہیں مانتا ان پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتا وہ مجھ سے دور ہو رہا ہے اپنا تعلق مجھ سے کاٹ رہا ہے۔

(ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19)

س: بیوت الذکر کو آباد کرنے والوں کی کیا خصوصیات بیان ہوئی ہیں؟

ج: اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ (بیوت الذکر) کو آباد کرنے والے قیام نماز خدا تعالیٰ کے لئے کرتے ہیں۔ باجماعت نمازیں، ان کی پابندی، وقت پر ادائیگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرتے ہیں۔ ان کی عبادتیں خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے ہوتی ہیں۔ ان کی مالی قربانیاں بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے علاوہ انہیں کسی کا خوف نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو صرف ایمان کا دعویٰ کرنے والے نہیں ہیں بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت بھی نظر آتی ہے ہر لحہ۔ ہر قدم ان کا ہدایت کے نئے سے نئے راستوں کی طرف اٹھتا ہے۔ ہر راستہ ان کے لئے فلاح کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ کامیابیوں کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ یہ ہدایت انہیں کامیابیوں کی طرف لے جاتی ہے۔

س: حضور انور نے جماعت کی ترقی کا کیا راز بیان فرمایا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کا یہ جماعت احمدیہ پر احسان ہے کہ اس نے جماعت کو ایسے مومن عطا کئے ہیں جن کے ایمان کے دعوے ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ان کا مقصد ہوتا ہے اور یہی راز ہے جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ من حیث الجماعت ترقی کی منازل کی طرف بڑھ رہی ہے۔

س: حضور انور نے احباب جماعت کو کن باتوں پر غور وفکر کرنے کی بابت تاکید فرمائی ہے؟

ج: فرمایا! اب دنیا کی بقا اس مسیح موعود کو ماننے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق مسیح موعود کی آغوش میں آنے سے ہی پیدا ہوگا لیکن کیا ہم یہ باتیں دوسروں کو بغیر کسی جھجک کے کہہ سکتے ہیں یا ہمیں رک کر سوچنا پڑے گا کہ کہوں یا نہ کہوں؟ کیا اگر دوسرے نے مجھے قبولیت دعا کا چیلنج دے دیا تو میں اس حالت میں ہوں کہ اسے قبول کروں۔ کیا میرا خدا تعالیٰ سے تعلق ہے۔ کیا میں خدا تعالیٰ کا خوف اور اس کی محبت اپنے دل میں رکھتے ہوئے اپنی زندگی کو اس کے بتائے ہوئے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کر رہا ہوں؟ اگر نہیں تو پھر ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے اپنی ذمہ داری کا احساس کئے بغیر اور انہیں نبھائے بغیر میں کس طرح دنیا کو دعوت دے سکتا ہوں۔ دنیا کو کس طرح بتا سکتا ہوں کہ یارو مسیح جو آنے کو تھا وہ آچکا کیا لوگ مجھے پوچھیں گے نہیں کہ تمہارے اندر اس مسیح نے کیا تبدیلی پیدا کی ہے جو تم مجھے پاک تبدیلیاں پیدا ہونے کا لالچ دے کر اس مسیح موعود کو ماننے کی طرف توجہ دلا رہے ہو۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم وہ سب باتیں جو دین حق نے ہمیں بتائی ہیں۔ ان پر پورا اتر رہے ہیں۔ کیا ہم میں وہ تمام تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں جو دین حق کو اختیار کرنے سے ہوتی ہیں۔ کیا ہم دین حق کی تعلیم کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں۔ کیا ہم قرآنی احکامات پر عمل کر رہے ہیں۔ اگر ان سب پر ہم پورا نہیں اتر رہے تو ہم میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں۔

س: خطبہ جمعہ میں افراد جماعت کو کس اہم بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے؟

ج: فرمایا! ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں احمدی احمدی کی حیثیت سے جانا جاتا ہے وہاں اس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ جاتی ہیں وہ... صرف احمدی نہیں رہتا بلکہ مسیح موعود کا نمائندہ بن جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ہماری طرف منسوب ہو کر ہمیں بدنام نہ کرو۔ پس ایک احمدی کے کسی برے عمل کا اثر صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتا بلکہ وہ حضرت مسیح موعود کی ذات تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ بہت اہم بات ہے جسے ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اور جب یہ سب کچھ پیش نظر ہوگا تو ہر احمدی احمدیت کا سفیر بن جائے گا۔

س: حضور انور نے آئرلینڈ کی بیت الذکر کا نام مریم رکھنے کی کیا وجہ بیان فرمائی؟ نیز حضرت مریم کی کن صفات کا ذکر فرمایا؟

ج: فرمایا! ہم نے اس بیت الذکر کا نام بیت الذکر مریم رکھا ہے کیونکہ لوگ حضرت مریم کا بڑا احترام کرتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں انہیں کہ حضرت مریم تمہیں بھی پیاری ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ کی والدہ ہیں لیکن صرف حضرت عیسیٰ کی ماں ہونے کی وجہ سے ہمیں پیاری نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکی اور تقویٰ کے معیار کو بھی دیکھ کر ان پر پیار کی نظر ڈالی اور مومنوں کو کہا کہ تم مریم جیسی خصوصیات پیدا کرو۔ مریم نے اپنی ناموس کی حفاظت کی اور یہ حفاظت خدا تعالیٰ کی محبت اور خوف کی وجہ سے کی۔ وہ خدا تعالیٰ کی کامل فرمانبردار تھیں اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والی تھیں۔ وہ راستباز اور سچائی پر قائم رہنے والی تھیں۔

پس ہر حقیقی (مومن) مرد اور عورت کو ان مومنانہ صفات کو اپنانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ...... مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ...... قیمت 5 روپے

عبدالسمیع خان

عظمت قرآن و آداب تلاوت
احادیث رسولؐ کی روشنی میں

عظمت کو سمجھیں

حضرت مسیح موعود کا یہ قول بھی آب زر سے لکھنے کے قابل ہے کہ ’’جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 15)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے قرآن کریم پڑھا پھر کسی اور کے متعلق یہ خیال کیا کہ اس کو مجھ سے زیادہ افضل نعمت بخشی گئی ہے تو اس نے اس نعمت کو بڑا سمجھا جس کو اللہ تعالیٰ نے چھوٹا قرار دیا ہے اور اس نعمت یعنی قرآن کریم کو چھوٹا سمجھا جس کو اللہ نے عظمت عطا فرمائی ہے۔

(کنز العمال جلد 1 ص 525 کتاب الاذکار من قسم الاقوال باب السابع الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

میری امت کے معزز ترین لوگ حاملین قرآن اور رات کو عبادت کرنے والے ہیں۔

(شعب الایمان التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تنویر موضع القرآن)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قرآن کریم ہر ایک چیز سے افضل ہے۔ پس جس نے قرآن کریم کی عزت کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی عزت کی اور جس نے قرآن کریم کی بے قدری کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کے حق میں کمی کی۔

(1) حاملین قرآن اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سائے میں ہیں (2) کلام اللہ کی عظمت قائم کرنے والے ہیں (3) اللہ تعالیٰ کے نور میں ملبوس ہیں (4) ان سے دوستی رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے دوست ہیں (5) ان سے دشمنی رکھنے والے بیشک وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ناقدری کی۔

(تفسیر القرطبی جزء اول صفحہ 26)

روزانہ تلاوت

ایک ادب یہ ہے کہ قرآن کی روزانہ تلاوت کی جائے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص روزانہ قرآن کریم کی دو سو آیات دیکھ کر تلاوت کرے گا اس کی قبر کے ارد گرد کی سات قبر والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین کے سر سے بھی عذاب ہلکا کر دے گا اگرچہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

(کنز العمال جلد اول صفحہ 538، حدیث نمبر: 2408)

ہمہ وقت تلاوت

قرآن کی تلاوت کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں اور نہ کوئی ممنوعہ وقت ہے۔ اس لئے دن اور رات کے کسی بھی وقت تلاوت کی جا سکتی ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

دو آدمیوں پر رشک کرنا چاہئے ایک وہ جسے خدا تعالیٰ قرآن سکھائے اور وہ دن رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہو یہاں تک کہ اس کا ہمسایہ بھی متاثر ہو کر کہے کہ اے کاش مجھے بھی اس طرح قرآن پڑھنا آتا اور میں بھی ایسا ہی کرتا۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن باب اغتباط صاحب القرآن حدیث نمبر 5026)

ہر آیت سے درجہ میں ترقی

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عاشق قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھ اور درجات میں ترقی کرتا جا۔ اور اسی طرح خوش الحانی سے پڑھ جس طرح دنیا میں پڑھتا تھا۔ تیرا مقام اس آخری آیت تک ترقی پذیر ہے جو تو تلاوت کرے گا۔

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب من قرء حرفاً حدیث نمبر: 2838)

بار بار دہراؤ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

قرآن کریم کو بار بار دہراؤ کیونکہ یہ بندوں کے سینوں سے اس سے بھی جلدی نکل جاتا ہے جیسے جانور اپنی رسی سے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر: 3816)

مسلسل نہ پڑھنے سے بھولنے کا خطرہ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

جس نے بھی قرآن کریم سیکھا اور معلق صحیفہ کی طرح چھوڑ دیا یعنی نہ تو اس کی تلاوت کی طرف توجہ کی اور نہ اس کو دُہرایا تو قیامت کے دن قرآن کریم اس کے ساتھ چمٹ کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گا۔ اے تمام جہانوں کے رب! بے شک تیرے اس بندے نے مجھے مہجور کی طرح چھوڑ دیا تھا۔ پس تو میرے اور اس کے مابین فیصلہ کر دے۔

(جامع الاحکام القرآن للقرطبی جزء 13 صفحہ 27)

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو آدمی قرآن کریم پڑھ کر بھلا دیتا ہے تو وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے حضور اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کی صورت بگڑی ہوئی ہوگی۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر، باب التشدید فیمن حفظ القرآن حدیث نمبر 1260)

یاد رکھنے کے لئے نماز میں تلاوت کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

صاحب قرآن جب تک قرآن کریم کے ساتھ رات دن قیام کرتا رہے گا تو قرآن کریم اس کو یاد رہے گا لیکن اگر قرآن کریم کے ساتھ قیام نہ کرے گا تو قرآن کریم کو بھول جائے گا۔

(صحیح مسلم کتاب صلاۃ المسافرین، باب الامر بتعهد القرآن حدیث نمبر 1313)

مشقت سے پڑھنے کا ثواب

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا:۔

تلاوت قرآن میں مہارت رکھنے والا رتبہ کے لحاظ سے ان معزز حاملین قرآن کے ساتھ ہے جو لکھنے والے اور دور دور سفر کرنے والے اعلیٰ درجہ کے نیکوکار ہیں اور جو شخص اٹک اٹک کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا اور تلاوت کرتے ہوئے مشقت اٹھاتا ہے تو ایسے شخص کیلئے دوگنا ثواب ہے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین فضائل القرآن باب فضل الماہر بالقرآن حدیث نمبر 1329)

صحت تلفظ کے ساتھ تلاوت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی عمدگی سے تلاوت کرو اور اچھی آوازوں سے مزین کرو۔ اس کو (صحیح) اعراب کے ساتھ (زیر زبر کا خیال رکھ کر) پڑھو کیونکہ قرآن کریم عربی زبان ہے اور اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ قرآن کریم کو عربی لہجہ میں پڑھا جائے۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، باب ماجاء فی اعراب القرآن وتعلیمہ والحث علیہ وثواب من قرأ القرآن معربا جزء 1 صفحہ 23)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کے ایک حصہ کو اعراب کے ساتھ پڑھنا ہمیں اس کے حروف حفظ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی باب ماجاء فی اعراب القرآن وتعلیمہ جزء 1 صفحہ 23)

دوسرے کی تصحیح کرو

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو قرآن کریم پڑھتے سنا۔ جب اس نے اعراب کی غلطی کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی راہنمائی کرو۔

(مستدرک حاکم کتاب التفسیر تفسیر سورۃ حم السجدۃ جلد 2 صفحہ 477 حدیث نمبر 3643)

عربی لہجہ میں تلاوت

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

تم قرآن کریم کو عربوں کے لب ولہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے اور اہل فسق (نافرمانوں) کے لہجوں اور آوازوں میں پڑھنے سے پرہیز کرو۔ میرے بعد بے شک ایک ایسی قوم آئے گی جو قرآن کو راگ، نوحہ اور رہبانیت کے لہجوں میں پڑھے گی۔ ان کا حال یہ ہوگا کہ قرآن ان کے حلقوں سے نہیں اُترے گا۔ پڑھنے والوں کے دل، اور ان لوگوں کے دل جن کو ان کے پڑھنے کا طریقہ اچھا لگے گا فتنے میں پڑے ہوں گے۔

(شعب الایمان للبیہقی التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن فصل فی ترک التعمق فی القرآن جزء 8 صفحہ 208)

لحن کے ساتھ تلاوت

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

ہر ایک چیز کا ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کریم کا زیور خوبصورت لحن (خوش آوازی) ہے۔

(معجم الاوسط باب من اسمہ محمد جزء 7 صفحہ 341 حدیث نمبر: 7531)

زینت دو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اقرء وا القرآن بلحون العرب واصواتها

تم قرآن کریم کو عربوں کے لب ولہجہ اور ان کی آواز میں پڑھو۔

(شعب الایمان باب التاسع والعشر فی تعظیم القرآن، فصل فی ترک التعمق فی القرآن)

حضرت اُبی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

تعلموا اللحن کما تتعلمون حفظه

ترجمہ: قرآن کریم کو پڑھنے کا فن بھی سیکھو جس طرح اس کو حفظ کرتے ہو۔

(کنز العمال جلد 1 صفحہ 611 کتاب الاذکار من قسم الاقوال باب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ الفصل الثالث فی آداب التلاوۃ حدیث نمبر 2808)

کم سے کم 7 دن میں تکمیل

حضرت نبی کریم ﷺ کو جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ہر رات قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرتے ہیں تو ان سے فرمایا کہ ایک مہینہ میں ایک بار قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرو۔ انہوں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ فرمایا ہر بیس دن میں ایک دور مکمل کرلیا کرو، انہوں نے پھر عرض کیا کہ مجھ میں اس سے بھی زیادہ ہمت ہے۔ اس پر فرمایا: دس دن میں ایک دور مکمل کرلیا کرو۔ انہوں نے پھر عرض کیا میں اپنے اندر اس سے بھی زیادہ ہمت پاتا ہوں۔ فرمایا تو پھر سات دن میں قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرلیا کرو اور اس سے نہ بڑھو کیونکہ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور خود تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔

(مسلم کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر حدیث نمبر 1963)

رمضان اور قرآن

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ سخی آپؐ رمضان میں ہوتے جب جبریل آپؐ سے ملتے اور جبریل آپؐ سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کرتے اور آپؐ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ بے روک و ٹوک آندھی سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔

(بخاری کتاب بدء الوحی کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ حدیث:6)

تلاوت کا طریق

حضرت قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ قرآن کریم کی تلاوت کس طرح کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ مد کو لمبا کرکے (ٹھہر ٹھہر کر) تلاوت کیا کرتے تھے۔

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب مد القراءۃ روایت نمبر:4658)

قراءت مفسرہ

حضرت یعلیٰ بن مملک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ آنحضور ﷺ قرآن کریم کی تلاوت کا کیا طریق تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ آنحضور ﷺ کی قراءت ''قراءت مفسرہ'' ہوتی تھی یعنی جب آپ ﷺ تلاوت کیا کرتے تھے تو سننے والے کو ایک ایک حرف کی الگ الگ سمجھ آرہی ہوتی تھی۔

(ترمذی ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء کیف قراءۃ النبی ﷺ حدیث نمبر 2847)

باشعور تلاوت

حضرت عوف بن مالک الاشجعیؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک رات رسول اللہ کے ساتھ قیام کیا۔ آپ نے سورۃ بقرہ کی تلاوت کی۔ جب بھی کوئی رحمت اور بشارت کی آیت آتی تو آپ اس کے حصول کے لئے دعا کرتے اور جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو آپ رک کر عذاب سے پناہ مانگتے۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب مایقول الرجل فی رکوعہ وسجودہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خداتعالیٰ سے رحمت طلب کی جاوے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خداتعالیٰ کے عذاب سے خداتعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر و غور سے پڑھنا چاہئے اور اس پر عمل کیا جاوے۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 157)

تکمیل کے بعد پھر آغاز

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک کاموں میں زیادہ پسندیدہ کام الحال المرتحل ہے یعنی جو شروع قرآن سے آخر تک تلاوت کرتا ہے (اور) جب بھی دور مکمل کرتا ہے پھر سے (دوبارہ) شروع کردیتا ہے۔

(ترمذی کتاب القراءات باب القرآن انزل حدیث نمبر:2872)

تکمیل قرآن کی دعا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ قرآن کریم مکمل ہونے پر یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! مجھ پر قرآن کریم کی برکت سے رحم فرما اور قرآن کریم کو میرے لئے امام اور نور اور ہدایت اور رحمت بنا دے۔ اے میرے اللہ! اس (قرآن) میں سے جو میں بھول جاؤں اور وہ مجھے یاد دلا دے اور جس کا مجھے علم نہیں وہ مجھے سکھا دے اور رات اور دن کے اوقات میں ان کی تلاوت میرے نصیب کر اور اے رب العالمین! قرآن کریم کو میرے فائدے کیلئے حجت بنادے۔

(احیاء علوم الدین للغزالی، جزء اول صفحہ 278)

تلاوت کے وقت خاموشی

قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے یہ ادب بھی سکھایا گیا ہے کہ جب تلاوت کی جارہی ہو تو خاموشی سے سنا کرو۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے''۔ (الاعراف:205)

آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے اور جو غور سے سنتا ہے اس کے لئے دُوہرا اجر ہے''۔

(سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من استمع الی القرآن حدیث نمبر 3232)

تلاوت والا گھر

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

وہ گھر جس میں قرآن کریم پڑھا جاتا ہے آسمان والوں کو ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ زمین والوں کو ستارے دکھائی دیتے ہیں۔

(شعب الایمان، التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن، فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن)

دوسروں کو بھی سکھاؤ

حضرت ابوامامہؓ باہلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کریم خود بھی پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہے کیونکہ حامل قرآن جو دعائیں کرتا ہے وہ یقیناً قبول کی جاتی ہیں۔

(شعب الایمان التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی تعلیم القرآن جزء 2 صفحہ 405)

میں خود جنت میں لے کر جاؤں گا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ایسے شخص کے لئے خوشخبری ہو کہ جس نے خود قرآن کریم سیکھا اور پھر دوسروں کو سکھایا اور جو کچھ قرآن کریم میں ہے اس پر عمل کیا۔ میں اس کو خود جنت میں لے کر جاؤں گا اور جنت کی طرف لے جانے والا راہبر بنوں گا۔

(کنز العمال جلد 1 صفحہ 531 کتاب الاذکار من قسم الاقوال، باب السابع فی تلاوۃ القرآن وفضائلہ، الفصل الاول فی فضائل تلاوۃ القرآن حدیث نمبر 2375)

صحابہ کے دو گروہ

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک دن گھر سے مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ دو حلقے بنے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ تلاوت قرآن اور دعاؤں میں مصروف ہیں اور کچھ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا دونوں گروہ نیک کام کر رہے ہیں جو لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں اور دعائیں کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں دے اور چاہے تو نہ دے اور جو لوگ پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں تو خدا نے مجھے معلم اور استاد بنا کر بھیجا ہے۔ پھر آپ اس پڑھنے والے گروہ میں جا کر بیٹھ گئے۔

(سنن ابن ماجہ۔ المقدمہ۔ باب فضل العلماء حدیث نمبر 225)

حافظ بھی تلاوت جاری رکھیں

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا:۔

وہ حافظ قرآن جو قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتا ہے، ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہوگا جو بہت معزز اور بڑے نیک ہیں اور وہ شخص جو قرآن کریم کی تلاوت بھی کرتا ہے اور بار بار دُہرا کر یاد بھی کرتا ہے، حالانکہ ایسا کرنا اس کے لئے دشوار ہو تو ایسے شخص کیلئے دوہرا ثواب مقدر ہے۔

(بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ عبس حدیث نمبر 4556)

پڑھ کر تلاوت

حضرت عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن کریم کی زبانی تلاوت انسان کے ایک ہزار درجات بلند کرتی ہے جبکہ مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرنے سے تلاوت کرنے والے کے دو ہزار درجات بلند ہوجاتے ہیں۔

(شعب الایمان، التاسع عشر، باب فی تعظیم القرآن، جزء 2 صفحہ 407)

یہ اس زمانہ کا حکم ہے جب قرآن کتابی شکل میں موجود بھی نہیں تھا۔ اس لئے اس میں یہ پیشگوئی بھی ہے کہ آئندہ زمانوں میں قرآن کثرت سے لکھا جائے گا اور سب سے زیادہ پڑھا جائے گا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اپنی آنکھوں سے بھی عبادت میں حصہ لیا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ کیسے ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا آنکھوں سے قرآن کو دیکھنا، اس میں غور وفکر کرنا اور اس کے عجائبات کو سمجھنا۔

(العظمۃ جلد 1 ص 226 حدیث نمبر 12)

دوسرے سے قرآن سننا

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک بار بہت غریب اور مفلوک الحال صحابہؓ کی مجلس میں تشریف لے گئے جو ایک قاری سے قرآن سن رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا کئے جن کے ساتھ مجھے مل بیٹھنے کا حکم دیا گیا ہے پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔

(سنن ابی داؤد کتاب العلم باب فی القصص حدیث نمبر:3181)

رسول اللہ نے ایک دفعہ ایک صحابی سے فرمایا کہ خدا نے تمہارا نام لے کر حکم دیا ہے کہ تم مجھے قرآن سناؤ۔ چنانچہ اس سے قرآن سنا اور اپنی ذمہ داریوں کے ذکر پر آبدیدہ ہوگئے۔

(بخاری)

باقی صفحہ 6 پر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ رفاقتوں کی داستان

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی

(قسط سوم آخر)

حضور اقدس کی جماعت جرمنی سے محبت

حضور نے ہمیشہ فرمایا کہ جماعت احمدیہ جرمنی ایک فعال جماعت ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی ایک ایسی جماعت ہے جو مستقل بنیادوں پر ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔ خصوصاً مالی قربانی میں۔ یہ جرمنی کی ہی جماعت تھی جسے اعزاز ملا کہ جب MTA شروع ہوا تو سالانہ 15 لاکھ مارک حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ حضور نے ہماری اس قربانی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ کیونکہ اس سے MTA کو جو کہ ایک نہایت اہم اور قابل قدر نظام ہے، اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے میں بڑی مدد ملی۔ اسی طرح وقف جدید میں باوجود دوسری جماعتوں سے کم آمدنی ہونے کے ہمیں تیسری یا چوتھی پوزیشن برقرار رکھنے کی توفیق ملی۔

1989ء کا سال ایک بہت اہم سال تھا۔ ہم نے 23 مارچ کو اجتماعی دعا سے جشن تشکر کا آغاز کیا۔ بیت نور فرینکفرٹ میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ اسی سال دیوار برلن گرائی گئی۔ اس خاص صورتحال کے متعلق حضور ہمیں اپنے ارشادات سے نوازتے رہے۔ اسی عرصہ میں حضور نے مباہلے کا چیلنج دیا۔ حضور کو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا اس قدر یقین تھا کہ آپ نے اس کا بارہا اظہار بھی فرمایا اور پھر ہم سب نے دیکھا کہ چند ہی دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قہری تجلی دکھائی اور دشمن نیست و نابود ہو گیا۔ دیکھنے والی آنکھ کے لئے یہ ایک بہت بڑا نشان ہے۔ میں پوچھتا ہوں کہ انسان کو اور کون سا نشان چاہئے کہ وہ ایمان لائے۔

اسی طرح حضور نے ہمیں جرمنی میں ریسرچ ٹیمیں بنانے کی طرف توجہ دلائی۔ ہم اس وقت ابھی اس قابل نہیں تھے پھر حضور کی براہ راست راہنمائی میں یہ کام بڑے اعلیٰ انداز میں شروع ہو گیا۔ حضور نے ذاتی طور پر لوگوں سے رابطہ کیا۔ انہیں کام بتایا طریقہ بتایا پھر انہیں کنٹرول بھی کرتے رہے اور پھر مختلف تحائف کے ذریعے ان کا حوصلہ بھی بڑھاتے رہے۔ ساتھ ساتھ ان کو اس کام کی اہمیت سے بھی آگاہ کرتے رہے۔ اس وقت کے اعتبار سے بظاہر ناممکن کو بھی ان لوگوں نے حضور کی براہ راست راہنمائی میں ممکن بنا دیا۔ جب میں اس زاویہ نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ ہم نے جرمنی میں 2006ء میں شوریٰ میں ریسرچ سیل کی تجویز رکھی تھی اور جماعت کی سوچ آہستہ آہستہ اس طرف آ رہی ہے اور اس کی اہمیت کا پتہ لگ رہا ہے اور حضور نے کتنا پہلے اس کی اہمیت اور ضرورت کو بھانپ لیا تھا لیکن جماعت حضور کے ان خیالات کو صحیح معنوں میں اس رفتار سے آگے نہیں بڑھا سکی۔ اس سے حضور کی فراست کا بھی پتا چلتا ہے۔ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ حضور ہم سے تین یا چار قدم آگے سوچتے ہیں۔ لیکن ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے اس کی مکمل پیروی نہیں کر سکتے۔ اسی طرح 100 بیوت الذکر کا پروجیکٹ ہے جس کی حضور نے 1989ء میں تحریک کی۔ اس وقت ہمارے پاس کوئی انجینئر یا نقشہ نویس یا تعمیراتی کاموں کا تجربہ رکھنے والے دوست موجود نہیں تھے اور دس سال تک ہم صحیح معنوں میں اس منصوبہ کا حق ہی ادا نہیں کر سکے۔ اسی طرح اخبارات اور میڈیا میں بھی جماعت کی اتنی پہنچ نہیں تھی۔ یہ وہ دور تھا جب ہم مالٹے کے کریٹوں کو بطور میز استعمال کرتے تھے۔ یعنی ہم اس معیار تک نہیں پہنچ سکے تھے جہاں حضور ہمیں دیکھنا چاہتے تھے۔ اس وقت ہمیں اس کی اہمیت کا اندازہ ہی نہیں تھا۔ اب اس منصوبہ کے ثمرات کھل کر ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ گو کہ ہمیں آج بھی مشکلات کا سامنا ہے لیکن آج ہم اس مقام پر ہیں کہ ہم خود بھی بیوت الذکر بنا سکتے ہیں اور مختلف کمپنیوں سے بھی بنوا سکتے ہیں۔ اگر ہم نے حضور کی ہدایات پر اس وقت عمل کیا ہوتا تو ہم یقیناً آج بہت آگے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج جماعت بیوت الذکر کی تعمیر میں جرمنی بھر میں سب سے فعال تنظیم ہے اور اس بابرکت کام کا آغاز حضور نے ہی فرمایا تھا۔

حضور کو اللہ تعالیٰ نے یہ صفت بھی ودیعت کی تھی کہ وہ لوگوں سے ذاتی رابطے کے ذریعے ان کے دل جیت لیا کرتے تھے اور اس میں کوئی نسلی یا قومی حدود حائل نہیں تھیں۔ اس صفت سے ہر قوم کے لوگوں نے فیض پایا۔ ہمارے لئے وہ صرف ایک پاکستانی نہیں تھے بلکہ ایک عالمی شخصیت کے حامل انسان تھے۔ ایک ایسا انسان جو رنگ و نسل کے امتیاز سے بالا تھا۔ باوجود اس کے کہ حضور پاکستان سے جذبہ حب الوطنی کے تحت بہت پیار کرتے تھے۔ لیکن نہیں کہہ سکتے کہ باقی ممالک سے وہ کم پیار کرتے تھے۔ ان کا پیار سب سے یکساں تھا۔ ہم سب نے حضور کو ایک ایسا انسان پایا جو انسانوں سے ارفع اور انسانیت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھا۔ ہر شخص جو حضور سے ایک مرتبہ ملتا یہی سمجھتا تھا کہ حضور اس سے سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت کس قدر مسحور کن اور قابل جذب تھی کہ ہر کسی کو اس طرح اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی جو انسانی سوچ سے بہرحال بالا تھی۔ مثلاً ابراہیم بھائی جو کہ بوزنین تھا یا موسیٰ جو کہ اب Kosovo کے صدر جماعت ہیں یا ہمارے افریقن بھائی، سب نے حضور سے محبت کا رشتہ قائم کیا اور پھر اس محبت کے اسیر ہو کر رہ گئے۔ حضور ان کی فیملیوں کو بھی جانتے تھے اور ان کی ترقی بھی حضور نے دیکھی۔ اسی طرح میری شادی بھی حضور کی خاص توجہ سے ہوئی۔ آپ نے ذاتی دلچسپی سے تمام معاملات کو طے کروایا اور خصوصی شفقت کا سلوک فرمایا۔ دوسری طرف ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جماعت اب بڑھ رہی ہے اور اب حضور سے ملنے کے مواقع بھی اب ان کی مصروفیات کی وجہ سے اب کم ہو رہے ہیں۔ جس دور سے ہم گزرے ہیں انگلینڈ، امریکہ اور کینیڈا ابھی اب آہستہ آہستہ اس سمت کو رواں دواں ہیں۔ حضور ہر ملک کو یکساں پیار اور توجہ دیتے ہیں۔ لیکن پھر ہم نے دیکھا کہ حضور کی صحت آہستہ آہستہ کمزور ہونا شروع ہوئی اور پھر حضور کے معمولات بھی تبدیل ہوئے۔ کیونکہ یہ ایک عام فہم سی بات ہے کہ 50 سال کی عمر میں انسان 70 سال کی عمر کی نسبت زیادہ تندہی اور چستی کے ساتھ اپنے کاموں کو سرانجام دے سکتا ہے۔ اس لحاظ سے ہماری بھی ذمہ داری تھی کہ حضور کی صحت کا خیال رکھیں۔ حضور کی بیماری میں جب کبھی حضور نماز پر تشریف نہ لا سکتے تھے تو لوگ بڑے درد کے ساتھ حضور کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے۔ اس سے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا دور یاد آ گیا کہ جب آپ دانت کے درد کی وجہ سے علیل تھے اور احباب جماعت نماز کے لئے تقریباً گھنٹہ آپ کی تشریف آوری کا انتظار کیا کرتے تھے لیکن آخر میں کوئی دوسرے بزرگ نماز پڑھا دیا کرتے تھے۔ اس دور میں یہ اتنا زیادہ محسوس نہیں ہوتا تھا بہ نسبت آج کے دور کے۔ کیونکہ آج ہمیں ٹیلی فون، انٹرنیٹ اور پھر MTA کے ذریعے Live خطبے سننے کی عادت پڑ چکی ہے اور حضور کی تھوڑی سی غیر حاضری بھی بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

100 بیوت الذکر کے منصوبے میں ہم اپنی کمزوری کی وجہ سے حضور کی ہدایت پر حقیقی معنوں پر عمل کر ہی نہیں سکے۔ شاید ہم حضور کی ہدایات کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکے۔ یا پھر اپنی صورتحال سے حضور کو اچھی طرح آگاہ ہی نہیں کر سکے۔ حضور ہمیں فرما رہے تھے کہ سادہ بیوت الذکر بناؤ۔ لیکن جب بیوت الذکر بنانے کا وقت آیا تو کوئی بھی جماعت اس کے لئے تیار نہ تھی اور آج بھی نہیں ہے۔ ابھی کچھ عرصہ قبل میں نے ایک چھوٹی جماعت کا دورہ کیا جن کی تعداد 60 کے قریب تھی۔ انہیں میں نے کہا کہ حضور کی ہدایت کے مطابق ہم ایک چھوٹی بیت الذکر بنانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن مقامی جماعت والے فوراً بول اٹھے کہ یہ تو چھوٹی پڑ جائے گی۔

روزنامہ ٹائم میگزین نے اپنے شمارے میں حضور کے ایک دن کے معمولات شائع کئے۔ اس میں اس نے لکھا کہ کس مصروفیت کے ساتھ حضور اپنی زندگی گزار رہے ہیں۔ حضور کا ہر لمحہ ہی مصروف گزر رہا تھا۔ صبح تین بجے حضور نماز تہجد سے دن کا آغاز فرماتے تھے۔ اس کے بعد تلاوت قرآن کریم پھر فجر پھر سیر، پھر دوسری دفتری اور نجی مصروفیات جو کہ رات تک جاری رہتی تھیں۔ اس وقت ہمیں احساس ہوا کہ خلیفۃ المسیح کی زندگی کتنی مصروف ہے اور ایسا مسلسل چلنے والا کام ہے جو کہ الٰہی تائید و نصرت کے بغیر بالکل ممکن ہی نہیں۔ پھر حضور اپنے کاموں کو احسن انداز میں سرانجام دینے اور جماعتی ترقی کے لئے سوچنے کی غرض سے اکیلے سیر بھی کیا کرتے تھے اور یہ تھا بھی نہایت ضروری کیونکہ دنیا میں آپ سے زیادہ مصروف اور اہم ذمہ داری پر اور کوئی بھی فائز نہیں تھا۔

پھر حضور نے ہدایت فرمائی کہ جماعت کا اپنا ریڈیو سٹیشن ہونا چاہئے تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پیغام حق پہنچایا جاسکے۔ چنانچہ جماعت نے اس طرف توجہ شروع کی، کوششیں شروع ہوئیں لیکن پھر توجہ TV کی طرف ہو گئی۔ بہت سے لوگوں نے حضور کو ادھر جرمنی سے بھی اپنے جذبات اور خیالات سے آگاہ کیا۔ ابھی تک ہم حضور کے خطبات سے بذریعہ آڈیو یا وڈیو کیسٹ ہی مستفیض ہو رہے تھے جو کہ ایک ہفتہ کی تاخیر سے ہمیں موصول ہوتی تھیں اور جب ہم نے حضور کا پہلا لائیو (Live) خطبہ بذریعہ MTA سنا تو اس وقت ہمیں اس بات کا احساس ہوا کہ حضور ہمیں کہاں لانا چاہتے تھے۔ کیونکہ اب تو دنیا ہی بدل گئی تھی۔ زمین آسمان تبدیل ہو گئے تھے اور جماعت ایک نئے دور میں داخل ہو گئی تھی۔ پھر حضور نے تکنیکی اور فنی کاموں اور MTA کے پروگراموں کی تیاری کی طرف خود ہدایات دیں۔ حضور کی ہدایات کے تابع کس طرح مکرم مبشر باجوہ صاحب نے ٹیمیں تیار کیں۔ مبشر باجوہ صاحب ذاتی طور پر اس فیلڈ سے

بالکل نابلد تھے۔لیکن حضور کی ہدایات سے وہ دیوانہ وار کام میں لگ گئے اور حضور کی ہدایات کے مطابق نوجوانوں کو آگے لانے میں کامیاب ہوئے اور بہت سے نوجوانوں نے آگے آنا شروع کیا۔ان میں ایسے نوجوان بھی تھے جو کہ پہلے جماعت سے کچھ دور تھے لیکن حضور کی ہدایات اور برکت سے وہ پھر جماعت میں پروئے گئے اور اس حیرت انگیز تبدیلی کی ان کے والدین کو بھی سمجھ نہیں آئی۔پھر ہم نے سٹوڈیو تیار کئے۔مبشر باجوہ صاحب نے جرمنی بھر میں اپنے روابط بڑھائے اور اسی دوران ان کا رابطہ TV کے پروگراموں کو تیار کرنے کی تکنیکی مہارت رکھنے والے نوجوانوں سے ہوا اور وہ پھر انہیں سٹوڈیو میں لائے اور میں آج تک حیران ہوں کہ پتہ نہیں انہوں نے یہ کام کس طرح سب کچھ سرانجام دیا۔نوجوانوں کے آنے سے ہم ایک نئے دور میں داخل ہوگئے۔پھر سٹوڈیو کو مزید اچھے طریقہ سے تیار کیا گیا اور بہت دلچسپ مباحثے نوجوانوں اور بڑوں کے درمیان ہوئے۔پھر جب حضور نے دورہ فرمایا تو اس سے سٹوڈیو کو ایک نئی زندگی عطا ہوئی۔حضور نے چھوٹی سے چھوٹی معلومات مثلاً سپیکر یا لائٹ وغیرہ تک تفصیل کے ساتھ چیک کی اور ہدایات دیں اور ہم ان ہدایات کے تابع ترقی کرتے گئے۔بعض دوستوں نے غیر معمولی محنت اور لگن سے کام کیا۔اس طرح ہمیں سامان بھی بہت مناسب قیمت پر مل گیا تھا اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر ممکن نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ کے یہ فضل حضور کی دعاؤں اور توجہ کے طفیل ہمیں عطا ہوئے۔

ایک دفعہ میں لندن گیا ہوا تھا تو اس وقت مجھے یہ اعزاز ملا کہ حضور نے مجھے بعض نشستوں میں ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی جو کہ MTA کے لئے ریکارڈ ہو رہی تھیں اور مجھے احساس ہوا کہ حضور کس توجہ اور تندہی کے ساتھ MTA کی ترقی کے لئے کاموں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔اسی غرض سے حضور نے بچوں کے ساتھ کلاس کا آغاز فرمایا۔گو کہ شروع میں بعض دوستوں کو اس حکمت کی سمجھ نہیں آئی لیکن ان کو بعد میں احساس ہوا کہ حضور کا یہ قدم کتنا اہم اور دوررس نتائج کا حامل تھا۔حضور نے کلاسز کے ذریعہ نہ صرف بچوں کی تربیت کی بلکہ سب کو بچوں سے حسن سلوک کرنے کی طرف توجہ بھی دلائی۔حضور نے مختلف پروگراموں کے ذریعہ احباب کی تربیت کی۔ہم بہت سارے کرداروں سے واقف ہیں مثلاً بڑا بچہ وغیرہ جن کو حضور کی صحبت میں بیٹھنے اور سیکھنے کا شرف عطا ہوا۔حضور بلا تکلف تمام امور نہایت دلچسپی کے ساتھ سرانجام دیتے رہے۔

اسی طرح حضور نے جماعت کو نظام شوریٰ کی اہمیت سے بھی آگاہ کیا۔حضور نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران یہاں شوریٰ کو قائم کیا۔حضور ذاتی طور پر خود اس میں شامل ہوتے تاکہ تمام احباب کو سکھا سکیں۔اس وقت مجلس شوریٰ بیت نور فرینکفرٹ کے ایک چھوٹے کمرہ میں ہوا کرتی تھی۔نمائندگان کی تجاویز پر حضور بڑی تفصیل کے ساتھ راہنمائی فرماتے اور ہدایات دیتے۔پھر سپین میں انٹرنیشنل شوریٰ منعقد ہوتی۔مجھے بہت جلد نظام شوریٰ کی سمجھ آگئی اور میں نے مختلف معاملات پر شوریٰ میں بولنے کی اجازت طلب کی اور حضور سے اجازت ملنے پر میں نے اپنا نقطہ نظر بیان کیا۔حضور نے میری تجاویز کو پسند کیا۔بلکہ تعریفی کلمات بھی کہے کہ امیر صاحب جرمنی ہمیشہ بڑی گہرائی سے معاملات پر روشنی ڈالتے ہیں۔اس انٹرنیشنل شوریٰ کا ماحول بڑا مسحور کن تھا اور حضور کا انداز بھی بہت اچھا پر اثر اور ناقابل بیان تھا۔حضور تجویز سنتے اور پھر اس پر ہدایات سے نوازتے اور خاص بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بعض اوقات حضور نے مجھے خواب میں ہدایات دیں اور وہ ایسی پختہ اور میری ذات کے لئے اہم تھیں کہ میں نے کسی سے بھی ان کا ذکر نہیں کیا۔اس میں بعض ذاتی مسائل پر تھیں۔حضور کی بیماری کے دنوں میں ہم حضور کو اس طرح MTA پر نہیں دیکھ سکتے تھے۔حضور کے داماد مرزا لقمان احمد صاحب مجھے حضور کی طبیعت کے بارہ میں بتاتے رہے اور دعا کی طرف توجہ دلاتے رہے۔حضور کی ہمیشہ خواہش رہی کہ جماعت پر کسی بھی قسم کا کوئی حرف نہ آئے اور نہ ہی حضور جماعت پر بوجھ بنیں اور یہ صورتحال ان تمام احباب کے لئے تو یقیناً بہت کرب کا موجب تھی جنہیں علم تھا کہ ایک ایسا شخص جو ساری زندگی ان سے ماں سے بھی زیادہ پیار کرتا رہا ہو۔اپنے بیماری کے دور میں کسی پر بوجھ نہ بننا چاہتا ہو۔اس لئے احباب جماعت نے بڑی درد کے ساتھ حضور کی صحت یابی کے لئے دعائیں کیں اور حضور کی بیماری کے ایام میں ہر کوئی ہر لحہ حضور کے صحت کے بارہ میں نئی خبر کی آمد کا منتظر رہتا تھا۔مجھے اب بھی وہ وقت یاد ہے جب حضور کی وفات کی ناگہانی خبر سن کر میں لندن پہنچا تو مکرم امیر صاحب یوکے نے مجھے حضور کے سونے والے کمرے میں جانے اور حضور کا چہرہ دیکھنے کی اجازت دی۔حضور بستر پر لیٹے تھے اور یوں لگ رہا تھا کہ جیسے میں ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا ہوں اور حضور سوئے ہوئے ہیں۔ہم سب جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے کتنے فضل واحسان جماعت پر اور خلیفۃ المسیح پر ہر وقت نازل ہوتے ہیں۔آپ کی وفات کے وقت بھی اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنے فضلوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ہم دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹری اعتبار سے آپ کی وفات ایسے طریق سے ہوئی کہ کوئی درد آپ کو نہیں ہوا۔ہمیں معلوم ہے کہ حضور ایک باخدا انسان تھے۔اللہ تعالیٰ ان سے بولتا تھا اور ہم سب حضور کو دعا کے لئے کہا کرتے تھے اور حضور کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ہم حضور سے ہر قسم کے سوالات پوچھا کرتے تھے اور حضور ہمیں ہمیشہ تسلی بخش جوابات دیا کرتے تھے۔

ملاقات کے دوران ہر فیملی حضور سے ایک دلی تعلق محسوس کرتی تھی۔لوگ حضور سے اپنے بچوں کے نام رکھوایا کرتے تھے اور محسوس ہوتا تھا کہ حضور جرمنی میں پیدا ہونے والے ان تمام بچوں کو جانتے ہیں۔حضور کا حافظہ بلا کا تھا اور پھر جب حضور نے وقف نو کی تحریک کی تو والدین نے اپنے ہونے والے بچوں کو اس تحریک میں پیش کر دیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں ان واقفین نو بچوں کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز کر گئی اور آج تقریباً 3600 بچے جرمنی میں اس بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔یہ عہدیداروں یا انتظامیہ کی بہادری نہیں تھی کہ تعداد اتنی جلدی بڑھ گئی بلکہ حضور کی ذاتی توجہ اور ہر فیملی کے ساتھ حضور کا ایک خاص تعلق تھا جس کے نتیجہ میں یہ وقوع پذیر ہوا۔ملاقاتوں کے دوران حضور احباب کا دل جیت لیا کرتے تھے اور یہ تربیت کا بہترین ذریعہ تھیں۔اس طرح حضور سے مصافحہ بھی اپنے اندر ایک جذب کی طاقت رکھتا تھا اور لوگ کھنچے چلے آتے تھے۔کبھی حضور مصافحہ کرتے جارہے ہیں اور کبھی لوگ مصافحہ کرتے گزرتے جارہے ہیں اور باوجود جماعت بہت بڑھ جانے کے حضور ہر فرد جماعت سے ذاتی تعلق رکھتے تھے اور ہمیں شروع میں اس دور کے لئے تیار کر رہے تھے جب جماعت نے جلد جلد بڑھنا ہے اور فوج در فوج لوگوں نے جماعت میں داخل ہونا ہے اور وہ دور ہم سب نے دیکھا۔

اس طرح حضور ہمیں ان پیشگوئیوں اور پیش خبریوں سے آگاہ کرتے رہے جو کہ پہلے خلفاء نے جماعت جرمنی کے متعلق فرمائی تھیں۔حضور کو علم تھا کہ جرمنی میں کچھ ہونے والا ہے اور حضور ہمیں اس سلسلہ میں ذمہ داریوں سے آگاہ بھی کرتے رہے۔اس کے نتیجہ میں جماعت جرمنی نے جو ترقی کی ہے وہ باقی بڑی جماعتوں مثلاً یوکے،کینیڈا یا امریکہ کسی سے بھی کم نہیں ہے۔

ہم سب اس بات کے گواہ ہیں کہ خلفاء کی تمام پیشگوئیاں اپنے وقت پر پوری ہو رہی ہیں۔موجودہ حضور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطابات اور خطبات میں بار بار اس بات کا اظہار فرما چکے ہیں کہ اس خلافت خامسہ کے دور میں بہت بڑی عالمی تبدیلیاں رونما ہونی ہیں۔انشاء اللہ۔آج جماعت کافی مضبوط ہو چکی ہے اور ہمارے پاس لوگ موجود ہیں جو کہ حضور کے ارشادات کی روشنی میں کاموں کو احسن انداز میں آگے بڑھا سکتے ہیں۔ہم اب انشاء اللہ 100 بیوت الذکر منصوبہ کی تکمیل کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔اگر ہم 100 بیوت الذکر تعمیر کر لیں گے اور پھر ان بیوت الذکر کو عبادات سے روشن کریں گے اور ان میں زندگی بھریں گے تو پھر اس حرارت سے جرمنی کو روشنی عطا ہوگی اور احمدیت کا نور پورے ملک میں پھیل جائے گا۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی توقعات پر پورا اترنے اور ان تمام برکات سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے جو کہ جماعت جرمنی کے لئے مقدر ہیں اور حضور کی تمام پیشگوئیاں جو جرمنی جماعت سے متعلق ہیں ہم اپنی آنکھوں کے سامنے پوری ہوتے دیکھیں۔آمین

بقیہ از صفحہ 4۔عظمت قرآن

تدبر قرآن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لا تنقضی عجائبہ

(کنز العمال جلد 1 صفحہ 95 اتقان جلد 2 صفحہ 177 نوع 72 مطبوعہ مصر 1278ھ (مطبوعہ حیدرآباد دکن)

یعنی قرآن کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوں گے۔

پھر فرمایا:۔کوئی شخص تفقہ فی الدین میں کامل نہیں ہوسکتا جب تک اس کی نظر قرآن کے کثیر پہلوؤں تک نہ پہنچے۔

(البرہان فی علوم القرآن جلد 1 صفحہ 103۔الامام بدرالدین محمد بن عبداللہ الزرکشی، مطبوعہ مصر 1376ھ 1957ء)

ان تمام آداب اور برکات پر یکجائی نظر ڈالتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

بچے کو باقاعدہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے کی عادت ڈالیں پس اپنی فکریں صرف ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کروانے تک ہی محدود نہ رکھیں بلکہ بعد میں بھی مستقل مزاجی سے اس کی نگرانی کی ضرورت ہے……صبح کی نماز سے پہلے تلاوت باقاعدہ ہوگی تو وہ گھر قرآن کریم کی وجہ سے برکتوں سے بھر جائے گا……قرآن کریم کی اصل عزت یہ ہے اور اس کی محبت یہ ہے کہ اس کے احکامات پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے اس کے اوامر اور نواہی کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے……ہمیں اپنے گھروں کو تلات قرآن کریم سے بھرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اس بات کی ضرورت ہے کہ تلاوت کے ساتھ اس کا ترجمہ بھی پڑھیں تاکہ اس کے احکام سمجھ میں آئیں گھروں میں بچوں کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کے ساتھ اس کے سمجھنے کے، اس کے ترجمے کے تذکرے اور کوشش بھی ہو صرف تلاوت کی عادت نہ ڈالی جائے بلکہ ایسی مجلسیں ہوں جن میں چھوٹی چھوٹی باتیں قرآن کریم سے نکال کے بچوں کے سامنے بیان کی جائیں کہ ان میں بھی شوق پیدا ہو۔

(روزنامہ الفضل 7 فروری 2012ء)

نماز جنازہ حاضر و غائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم نومبر 2014ء کو بیت الفضل لندن میں بوقت 11 بجے صبح درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم محمد سلیم صاحب

مکرم محمد سلیم صاحب ابن مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب آف ہنسلو نارتھ یوکے مورخہ 29/اکتوبر 2014ء کو مختصر علالت کے بعد 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کا تعلق قادیان سے تھا اور 1962ء سے یوکے میں مقیم تھے۔ آپ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی کے نواسے اور مولوی فخر الدین صاحب کے پوتے تھے۔ بہت ہمدرد، نیک اور باوفا انسان تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور تلاوت قرآن کریم میں باقاعدہ تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مقصودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اعظم خان صاحب آف Minden جرمنی مورخہ 19/اکتوبر 2014ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کا تعلق حضرت شیخ محمد بخش صاحب رئیس کڑیانوالہ کے خاندان سے ہے۔ آپ 1984ء سے جرمنی میں مقیم تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ نہ صرف خود والہانہ عقیدت و محبت رکھتی تھیں بلکہ اپنی اولاد کو بھی اس کی تلقین کرتی رہتی تھیں۔ آپ کی تین بیٹیاں یوکے میں مقیم ہیں۔ آپ مکرم نسیم افضل بٹ صاحب ریجنل امیر ساؤتھ لندن کی چچی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ہالید وعبداللہ صاحب

مکرم ہالید وعبداللہ صاحب نائب امیر اول جماعت احمدیہ نائیجر مورخہ 10/اکتوبر 2014ء کو 68 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو 1976ء میں بیعت کر کے نائیجر کے پہلے احمدی ہونے کی سعادت ملی۔ بیعت کی منظوری کا کارڈ ہر وقت اپنی جیب میں رکھا کرتے تھے۔ آپ کو جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق ملتی رہی جن میں سیکرٹری مال، سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور نائب امیر کی ذمہ داریاں شامل ہیں۔ ہر جماعتی پروگرام میں شامل ہوتے تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نیک سیرت، اعلیٰ خوبیوں کے مالک، بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ عمر میں بڑا ہونے کے باوجود ہمیشہ مربیان کرام سے عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔ اطاعت کا بہترین نمونہ تھے۔ حضور کے خطبات جمعہ کو باقاعدگی اور نہایت توجہ سے سنتے تھے۔ آخری بیماری میں جب ہسپتال میں داخل تھے تو اپنے بیٹے سے بار بار پوچھتے رہے کہ کیا نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بر وقت چندہ جات کی ادائیگی کیا کرتے تھے۔ اپنی زندگی میں ہی اپنا حصہ جائیداد بھی ادا کر دیا تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ

مکرمہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ اہلیہ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب مربی سلسلہ ربوہ مورخہ 3 ستمبر 2014ء کو طویل علالت کے بعد 62 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری مرحوم خالد احمدیت کی بیٹی تھیں۔ گزشتہ 21 سال سے بعارضہ فالج بیمار تھیں۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر و شکر سے گزارا اور کبھی شکوہ کا کوئی کلمہ زبان پر نہ لائیں۔ آپ کو متعدد بچوں بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بہت سادہ طبیعت کی مالک، ہر ایک سے محبت و پیار سے ملنے والی، غریب پرور اور پڑوسیوں سے حسن سلوک کرنے والی تھیں۔ لجنہ کے اجلاسات میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھیں۔ بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور خلیفہ وقت سے آپ کو بہت عقیدت اور پیار کا تعلق تھا۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور انور کے خطبات و خطابات کو بہت شوق سے سنتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم صباح الظفر صاحب مربی سلسلہ کی حیثیت سے ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب سابق مربی سلسلہ لائبیریا اور مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔

مکرمہ محمودہ رحیم صاحبہ

مکرمہ محمودہ رحیم صاحبہ اہلیہ مکرم خان عبدالرحیم خان صاحب آف لاہور مورخہ 3/اکتوبر 2014ء کو لاہور میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ مکرم حکیم انور حسین صاحب دہلوی کی بیٹی تھیں۔ آپ نصرت گرلز کالج ربوہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتی رہی ہیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم وقار احمد خان صاحب صدر قضاء بورڈ مرکزیہ ربوہ کی چچی تھیں۔

مکرمہ بشریٰ اختر صاحبہ

مکرمہ بشریٰ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم خلیل احمد صاحب مرحوم سیالکوٹ مورخہ 26/اگست 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کی پابند، روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خود بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہیں اور اپنی اولاد کو بھی احمدیت اور خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتی رہیں۔ پردے کا ہمیشہ خیال رکھتیں اور مہمان نوازی ان کا ایک نمایاں وصف تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم ملک عبیداللہ صاحب

مکرم ملک عبیداللہ صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ حال کینیڈا مورخہ 4/اکتوبر 2014ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ ہر ایک سے خلوص اور محبت سے پیش آتے اور اپنے آرام کی پرواہ کئے بغیر ہمہ وقت دوسروں کی مدد اور خدمت کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ بڑے دعاگو، کثرت سے ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم کرنے والے، متوکل، مہمان نواز، صابر وشاکر اور بہت خوش اخلاق انسان تھے۔ کچھ عرصہ سے گلے کے کینسر میں مبتلا تھے۔ بیماری کے باوجود اپنے کام خود کیا کرتے اور کسی کی محتاجی کو پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ نے 4 خلفاء کا زمانہ پایا۔ جماعت سے سچی محبت اور خلفاء سے بہت اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ سب گھر والوں نیز ملنے جلنے والوں اور بچوں کو خلفائے احمدیت کے ایمان افروز واقعات سناتے اور بہت خوش ہوا کرتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم سید ممتاز احمد صاحب

مکرم سید ممتاز احمد صاحب ابن مکرم سید اعجاز احمد صاحب مرحوم مربی سلسلہ چٹاگانگ بنگلہ دیش مورخہ 21/اکتوبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ مکرم مولانا سید عبدالواحد صاحب مرحوم امیر اول صوبہ بنگال کے پوتے تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ چٹاگانگ جماعت کے جنرل سیکرٹری اور نائب امیر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نہایت خاموش طبع، سلجھے ہوئے، نیک اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب

مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب آف صابو بھڈیار ضلع سیالکوٹ مورخہ یکم اگست 2014ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو 5 سال اپنی جماعت کے صدر کی حیثیت سے خدمت بجا لانے کی توفیق ملی۔ مرکزی یا مقامی جماعت کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک کی جاتی تو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے نیز مالی قربانی میں بھی ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ غریب اور دکھی افراد کی بہت مدد کرتے تھے۔ اپنے فرائض کی ادائیگی ہمیشہ بڑی ایمان داری سے کیا کرتے تھے۔ اپنے بچوں کی بھی بہت اچھی تربیت کی۔

مکرم مبشر احمد جاوید صاحب

مکرم مبشر احمد جاوید صاحب ابن مکرم میاں دین محمد صاحب آف لاہور مورخہ 11 جون 2014ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے اپنی مقامی مجلس انصاراللہ گلشن پارک میں محصل کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم کا جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔

عزیزم تکریم احمد، عزیزم ثاقب شبیر

عزیزم تکریم احمد واقف نو ابن مکرم ندیم احمد صاحب ربوہ اور عزیزم ثاقب شبیر ابن مکرم شبیر احمد صاحب ربوہ مورخہ 8 ستمبر 2014ء کو یہ دونوں بچے ربوہ میں دریائے چناب کے سیلابی پانی میں ڈوب کر وفات پا گئے۔ سکول سے واپسی پر دارالنصرت کے ایک گھر میں اپنے سکول بیگ رکھ کر گھر سے باہر نکلے اور دوسری گلی میں پانی میں داخل ہو گئے جہاں سیلاب کے تیز پانی کے بہاؤ کی زد میں آ کر بہہ گئے۔ احمدی سوئمرز نیز ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کے رضاکار خدام کی مسلسل کوششوں کے بعد شام 5:30 بجے دونوں بچوں کی لاشیں نکالی گئیں۔ دونوں بچوں کی عمریں 12 سال تھیں اور یہ ناصر ہائی سکول ربوہ میں چھٹی کلاس کے طالب علم تھے۔

عزیزہ Nizha Aalaa Ahmad

عزیزہ Nizha Aalaa Ahmad واقفہ نو بنت مکرم VJ نذیر احمد جمال الدین صاحب آف کیرالہ۔ حال ابوظبی مورخہ 8/اکتوبر 2014ء کو سکول بس کے سٹاف کی غفلت کے نتیجہ میں بس میں دم گھٹنے کی وجہ سے تقریباً 4 سال کی عمر میں وفات پا گئی۔ عزیزہ کم عمر ہونے کے باوجود وقف نو کی کلاسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی تھی اور انعام حاصل کیا کرتی تھی۔ بہت ہونہار اور لائق بچی تھی۔ سکول سے قبل KG جونیئر اور سینئر میں اول پوزیشن لیتی رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

☆☆............☆............☆☆

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنے کاروبار کو فروغ دیں

بقیہ از صفحہ 2: خطبات امام سوال و جواب

س: حضرت مسیح موعود نے اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو کیا نصائح بیان فرمائی ہیں؟

ج: حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ’’میں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادت مندوں کے لئے پیدا کر دی ہے (یعنی حضرت مسیح موعود کا آنا)۔ مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم ان منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ ہے کہ تم نے حسن ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمے کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدوں کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔......

اس چشمے سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے۔ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں ان کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 135)

س: حضور انور نے بیت الذکر مریم کے کیا کوائف بیان فرمائے ہیں؟

ج: فرمایا جو (بیت الذکر) کا مسقّف حصہ ہے وہ 217 مربع میٹر ہے 2009ء میں پانچ لاکھ پندرہ ہزار یورو کی لاگت سے خریدی گئی تھی۔ اس میں ایک مکان بھی تھا بنا ہوا۔ پھر اس کی تعمیر پر تقریباً گیارہ لاکھ یورو کے اخراجات آئے ہیں۔ مین ہال اور دوسرے جگہوں کو ملا کے ان میں تقریباً دو سو کے قریب لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس بیت الذکر سے ملحقہ دو دفاتر بھی ہیں۔ ایک مکان بھی تھا جو تین کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں کچن وغیرہ بھی بنا ہوا ہے۔ سترہ گاڑیوں کی پارکنگ کی گنجائش ہے۔

مقناطیس سے خون کے انفیکشن کی صفائی

سائنسدانوں نے ایک ایسا آلہ تیار کیا ہے جس میں خون سے بیکٹیریا، پھپھوندی اور دیگر زہریلے مادے ختم کرنے کے لئے مقناطیس استعمال کیا جاتا ہے۔ اس سے ایبولا اور ایچ آئی وی کا علاج بھی ممکن ہوسکتا ہے۔ یہ آلہ انسانی جسم میں موجود ایک عضو تلی یا سپلین کی طرح کام کرتا ہے۔ اس میں بہت ہی چھوٹے یا نینو سائز کے موتیوں کی شکل کے مقناطیسوں پر انسانی خون میں موجود ایک پروٹین MBL کی کوٹنگ کی گئی ہے۔ تاہم اس مقصد کے لئے جینیاتی طور پر تبدیل شدہ ایم بی ایل کو استعمال کیا گیا ہے۔ تحقیق کے مطابق MBL خون میں موجود وائرسز یا زہریلے مواد کو اپنے ساتھ چپکا لیتے ہیں، جس کے بعد انہیں ایک مقناطیس کے ذریعے باہر نکال لیا جاتا ہے۔ اس ڈیوائس کو بائیو سپلین کا نام دیا گیا ہے۔ (روزنامہ دنیا 20 ستمبر 2014)

ربوہ میں طلوع و غروب 13۔ نومبر

طلوع فجر	5:10
طلوع آفتاب	6:32
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

13 نومبر 2014ء

6:20 am	گلشن وقف نو
7:25 am	دینی و فقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
11:45 am	حضور انور سے ملاقات 23 مارچ 2013ء
1:45 pm	ترجمۃ القرآن
9:20 pm	ترجمۃ القرآن

دنیا کا بڑا اور مہنگا کروز شپ برطانیہ میں جدید ٹیکنالوجی کا حامل یہ کروز شپ ایک ارب 40 کروڑ ڈالرز کی لاگت سے 3 سال میں تیار کیا گیا ہے۔ یہ بحری جہاز 10 ہزار 187 فٹ لمبا، 72 فٹ اونچا، 208 فٹ چوڑا اور 2 لاکھ 25 ہزار ٹن وزنی ہے۔ اس میں 5 ہزار 400 سے زائد مسافروں کی گنجائش ہے۔ یہاں شاپنگ مالز، ریسٹورنٹ، پارک، سوئمنگ پول، جاگنگ ٹریکس موجود ہیں۔ اس میں سفر کا کرایہ 3 ہزار امریکی ڈالر رکھا گیا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 18۔ اکتوبر 2014ء)

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alrehman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com
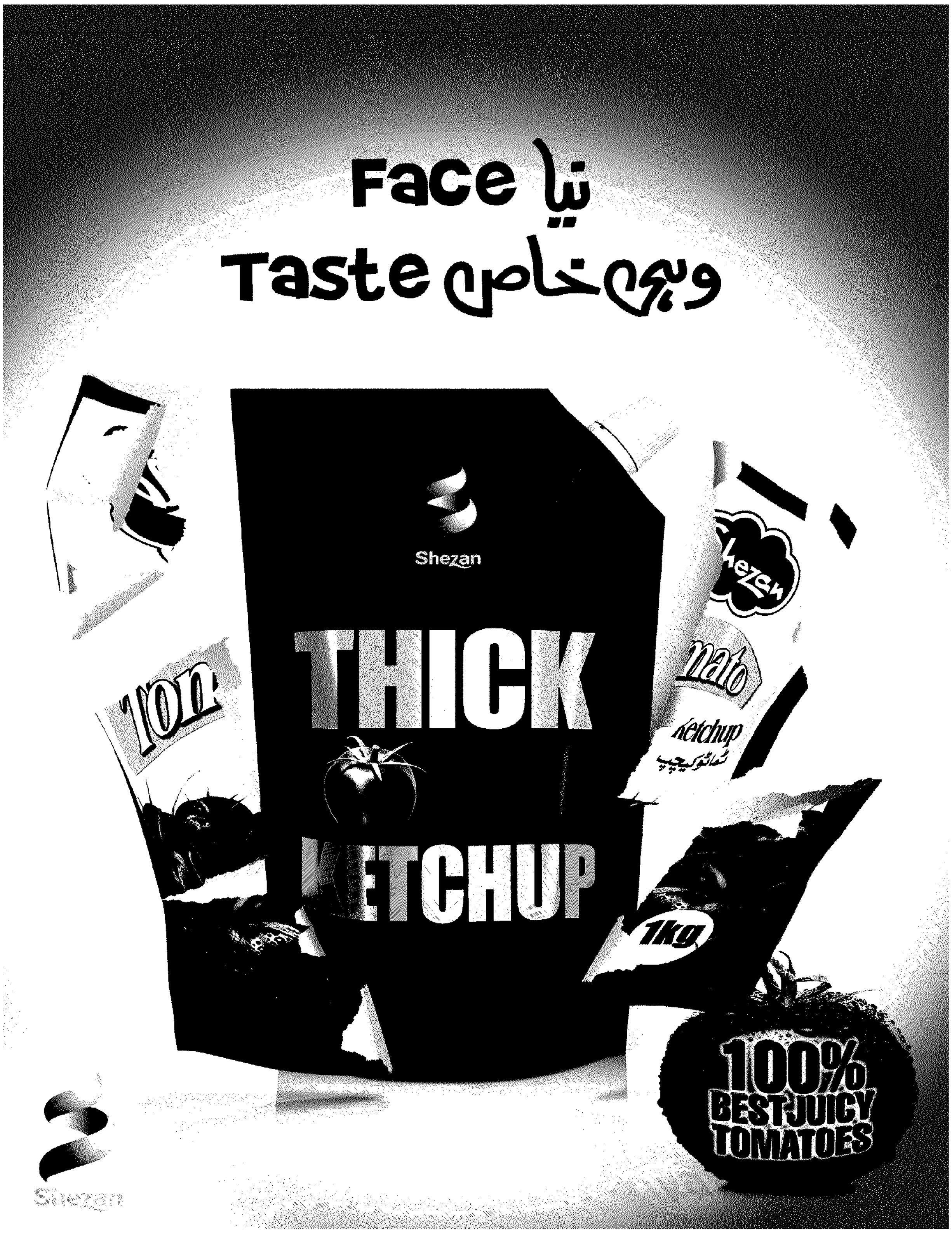
FR-10